بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۴ | ۹ ماہ فتح ۱۳۲۵ ھش | ۱۴ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ | ۹ دسمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۸۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب چند روز سے بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے انگریزی میں تقریر کی۔ حضور نے بھی قیمتی ارشادات فرمائے۔ دوسرا عربی لیکچر کل یا پرسوں ہوگا۔

آج دوپہر کی گاڑی سے بٹالہ سے والی بال ٹیم آئی۔ جس نے دو میچ کھیلے پہلا میچ تعلیم الاسلام کالج سے جس میں وہ جیت گئی۔ اور دوسرا اینگ فارمڈ کالج کی والی بال ٹیم سے مگر اس سے جیت نہ سکی۔

"زمزم" میں قادیان کی آبادی کے متعلق جھوٹا پروپیگنڈا

معاصر "زمزم" لاہور کے ۳ دسمبر کے پرچہ میں "قادیان میں مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی" کے عنوان کے تحت ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں حکومت پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قادیان میں احمدیوں کی تعداد اس نسبت سے بہت کم ہے۔ جس نسبت سے انہیں سکیم منڈی گندم (جس کا حال ہی میں قادیان میں نفاذ ہوا ہے) میں حق اجارہ داری دیا گیا ہے اس کے برعکس، غیر احمدی مسلمانوں کو جو حصہ دیا گیا ہے۔ وہ ان کی تعداد کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ اس تعداد کو درست ثابت کرنے کے لئے جس مردم شماری کا حوالہ دیا گیا ہے۔ وہ ۱۹۴۱ء کی ہے۔ جبکہ قادیان کی کل آبادی ۱۰۴۰۶ تھی۔ اور مختلف قوموں کی نسبت حسب ذیل تھی۔

مسلم	ہندو	سکھ	عیسائی	ادھرمی	کل
۹۲۲۶	۷۶۳	۳۴۱	۳۱	۴۵	۱۰۴۰۶

(نوٹ مسلم میں ۱۲۶۳ غیر احمدی ہیں اور باقی احمدی) نہ معلوم کس عقل کے ماتحت آج سے چھ سال قبل کی آبادی کو پیش کر کے عوام اور حکومت کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور کیوں دیدہ دانستہ صحیح واقعات سے اغماض کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ صاف بات ہے اور گذشتہ مردم شماریوں سے ثابت ہے کہ ہر دس سال بعد احمدی آبادی میں ۸۵ فیصدی کی زیادتی اور غیر احمدی آبادی میں ۲۵ فیصدی کی کمی ہوتی رہی ہے۔ اس کی وجہ وہ تبلیغی سرگرمی ہے۔ جس سے ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے غیر احمدی حلقہ بگوش احمدیت ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۱ء اور ۱۹۴۱ء کی آبادی سے بھی یہ بات ظاہر ہے۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ ۱۹۴۱ء سے بعد چھ سال کے عرصہ میں قادیان کی آبادی میں زیادتی نہ ہوئی ہو۔ جبکہ ان سالوں میں آبادی کے بڑھ جانے کے ان وجوہ کے علاوہ جو ہمیشہ ہوا کرتے ہیں، چند ایک ایسے اسباب بھی پیدا ہو گئے تھے جو پہلے سالوں میں نہ تھے

(۱) ۱۹۴۳ء میں قادیان ٹاؤن کمیٹی کی حدود وسیع کی گئیں۔ جس سے کئی بیرونی محلے احمدی محلے جو پہلے مردم شماری کے وقت قادیان میں شمار نہ کئے جاتے تھے قادیان میں شامل کئے گئے۔ اور اس طرح قادیان کی احمدی آبادی میں فوری طور پر بہت سا اضافہ ہو گیا۔

(۲) جنگ کی وجہ سے کارخانوں اور فیکٹریوں کی کثرت کی وجہ سے بہت سے احمدی قادیان میں آ کر آباد ہوئے

(۳) وقف زندگی کے سلسلہ میں بہت سے نوجوان قادیان آئے۔ جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا دفاتر میں کام کر رہے ہیں

(۴) ۱۹۴۴ء میں انگریزی کالج کھلنے کی وجہ سے طالب علم آئے۔

(۵) قادیان احمدیوں کی مقدس جگہ ہونے کے علاوہ ان کا مرکز بھی ہے۔ اور صوبہ سرحد پر مظالم ایام میں سینکڑوں گھرانے یہاں آ کر پناہ گزین ہوئے۔

ان حقائق کے پیش نظر یہ اندازہ بالکل صحیح ہے کہ ان چھ سالوں میں احمدی آبادی میں کم از کم ۵۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ اور حسب سابق غیر احمدی آبادی میں ۱۵ فیصدی کی کمی۔ اور یہ زیادتی پانچ ہزار کے قریب ہے۔ یعنی اس وقت ہمیں احمدی آبادی تیرہ ہزار سے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک ضروری تحریک

احمدی ڈاکٹر مصیبت زدگان بہار کی امداد کے لئے اپنے آپ کو فوراً پیش کریں

قادیان ۶ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں یہ تحریک فرمائی ہے کہ چونکہ جماعت احمدیہ کے طبی وفد نے بہار سے یہ رپورٹ کی ہے کہ مصیبت زدگان کی طبی مدد کے لئے بہت سے مزید ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ اسلئے قادیان اور بیرونجات کے جو احمدی ڈاکٹر اس خدمت کے لئے چند ایام فارغ کر سکیں وہ فوراً اپنے آپکو پیش کریں۔ اور بذریعہ تار یا خط اطلاع دیں۔ کہ وہ کتنے ایام اس غرض کے لئے فارغ کر سکیں گے۔ احمدی ڈاکٹروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ثواب حاصل کرنیکا یہ ایک موقعہ عطا فرمایا ہے۔ انہیں فوراً اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپکو پیش کرنا چاہیئے۔

انسداد فرقہ وارانہ فسادات و مظلومین کیلئے جماعت احمدیہ سے اپیل

سردست ایک لاکھ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جو سالانہ جلسہ ۱۹۴۶ء سے پہلے پہلے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں وصول ہو جانا چاہیے۔ تاکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت مناسب تدابیر اختیار کرنے میں توقف یا حرج واقع نہ ہو۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ خواہش ہے کہ جماعت احمدیہ اس موقعہ پر ہر رنگ میں بے لوث اور بے غرض ایثار اور قربانی کا نمونہ پیش کرے

(ناظر بیت المال)

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر

قریب تسلیم کرنی پڑیگی۔ اور غیر احمدی و غیر مسلم دو ہزار۔ اور اب یقین کرنے کی کافی وجوہ موجود ہیں۔ ٹاؤن کمیٹی کے تازہ اعداد و شمار میں بھی قادیان کی آبادی کو پندرہ ہزار ظاہر کیا گیا ہے۔ اور کھانڈ اور کپڑے کے راشن کارڈ بھی اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔

پس حکام نے تقسیم اجارہ داری کے لیے جو نسبت مقرر کی ہے۔ وہ نہایت انصاف پر مبنی ہے۔ اور بڑی چھان بین کے بعد کی ہے۔ جس میں کسی کو شکوہ یا غلط پروپیگنڈا کی گنجائش نہیں۔ معاصر زمزم نے اپنے مقالہ نگار کی تحریر پر غور و فکر کی زحمت گوارا نہ کی۔ ورنہ غلط بیانی کی نوبت نہ آتی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۶ ماہ فتح۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ابتداء میں بہار سے آنے والے چند اصحاب کو حضور نے شرف ملاقات بخشا۔ پھر سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب کا رقعہ پڑھ کر سنایا۔ جس میں انہوں نے حضور کے آج کے خطبہ کے سلسلہ میں پانچ کمروں کا سامان اینٹیں لکڑی وغیرہ دینے کا اظہار کیا تھا۔ حضور نے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرماتے ہوئے دوسرے اصحاب کو بھی ترغیب دلائی۔ کہ جن کے پاس عمارتی سامان فارغ پڑا ہو۔ وہ کچھ عرصہ کے لئے دے دیں۔

اسی ضمن میں حضور نے اپنا ایک تازہ رویا بیان فرمایا۔ جس میں جماعت کو خود تنگی برداشت کر کے باہر سے آنے والوں کے لئے مکانات دینے کی ترغیب دلائی گئی تھی۔ رویا کے مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ رویا میں مکانوں کی دقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور جماعت کو ترغیب دلائی گئی ہے۔ کہ وہ سچے دل اور خوشی سے مہمانوں کے لئے اپنے مکانات پیش کریں۔ خواہ اگر ان کو چند روز کے لئے تکلیف بھی برداشت کرنی پڑے۔ تو وہ خوشی سے کریں۔ کیونکہ یہ ثواب کا بہترین موقعہ ہے۔ اور اس طرح جن مکانوں میں مہمان اتریں گے۔ وہاں مہمان نہیں اتریں گے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یا خود اللہ تعالیٰ نازل ہوں گے۔ تم لوگ خلیفہ کو روٹی کھلانے کے بہانہ سے تھوڑی دیر کے لئے اپنے گھر لے جانے کے لئے بڑی کوشش کرتے ہو۔ تاکہ تمہارا گھر بابرکت ہو جائے۔ مگر یہاں تو ان مہمانوں کو گھروں میں اتارنے سے اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے گھروں میں نازل ہوتے ہیں۔ اور اگر تم ان کو اپنے گھروں میں لانے کی کوشش نہ کرو۔ تو بہت ہی افسوس ہے۔ حدیث میں بھی اللہ تعالےٰ نے غریبوں کے بھوکے پیاسے اور ننگے رہنے کو اپنا بھوکا پیاسا اور ننگا رہنا قرار دیا ہے۔ اسی طرح اس رویا میں بھی اللہ تعالےٰ نے مہمانوں کے نازل ہونے کو اپنا اور رسول کا نازل ہونا قرار دیا ہے۔ پس وہ لوگ جو خلیفہ کو اپنے گھروں میں لانے کی کوشش کرتے رہے۔ اگر تو ان کی کوشش نیک نیتی اور ایمان پر مبنی تھی۔ تو اب ان کے لئے موقع ہے۔ کہ وہ خدا اور اس کے رسول کو اپنے گھروں میں لے آئیں۔ ورنہ یہ ظاہر ہو جائیگا۔ کہ ان کی یہ کوشش محض نام و نمود کے لئے تھی۔ نہ کہ ایمان کی وجہ سے۔

اسی سلسلہ میں حضور نے دعوتوں پر کثرت سے مدعو کئے جانے کو ناپسند فرماتے ہوئے بیان فرمایا۔ کہ پہلے ہماری جماعت تھوڑی تھی۔ اور دعوتوں میں جانا ممکن تھا۔ اور فائدہ مند بھی ہو سکتا تھا۔ تاکہ تعلقات وغیرہ بڑھ جائیں۔ مگر اب خدا کے فضل سے جماعت اتنی بڑھ چکی ہے۔ کہ ہر دعوت میں شمولیت ناممکن ہے۔ اور بہت حرج ہوتا ہے۔ اسی لئے بسا اوقات مجھے انکار کرنا پڑتا ہے۔

اذان کے بعد شادیوال ضلع گجرات کے ایک غیر احمدی دوست محمد اسلم صاحب نے جو دینیات کے طالب علم ہیں۔ چند سوالات دریافت کئے۔

پہلا سوال انہوں نے یہ دریافت کیا۔ کہ امیر معاویہ کی پوزیشن کیا ہے۔ اور ہمیں ان کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا۔ ان کی پوزیشن بادشاہ کی ہی تھی۔ وہ خلیفہ نہ تھے۔ اس لئے بادشاہ کے متعلق عقیدہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نیز بادشاہ برے بھی ہوتے ہیں۔ اچھے بھی۔ ہم انہیں اچھا بادشاہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ صحابی تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بہت سے تعریفی کلمات ان کے متعلق کہے ہیں۔

دوسرا سوال انہوں نے قرآن کریم کے بیان فرمودہ طریق وضوء پر کیا۔ کہ یہ حدیث کے مذکورہ طریق سے مختلف ہے۔ دونوں میں سے کونسا درست ہے؟

حضور نے فرمایا اس میں شبہ نہیں۔ کہ قرآن حدیث پر مقدم ہے۔ اور اگر ان دونوں میں کہیں تضاد ہو۔ تو ہمیں قرآن کریم پر عمل کرنا چاہیئے۔ حدیث ہمارے پاس چند آدمیوں کے ذریعہ سے پہنچی ہے۔ اس لئے اس میں غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور چیز ہے۔ جو سنت ہے۔ اسمیں غلطی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ جو باتیں میں یہاں بیان کر رہا ہوں۔ ان میں دوسروں تک پہنچنے میں باہم اختلاف ہو جائے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ میرے عمل کے متعلق یعنی یہ کہ میں مجلس میں بیٹھا یا میں نے نماز پڑھائی۔ اختلاف ہو۔ قرآن کریم بھی اسی سنت کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث میں یہ فرق ہے۔ کہ حدیث کے راوی دو تین ہوتے ہیں۔ مگر قرآن کریم کے ہزاروں ہزار ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ ہمیں وہ پہنچا۔ یعنی سینکڑوں آدمیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے سنا۔ اور سینکڑوں ہزاروں نے ان سے سنا۔ اور پھر ہزاروں اور لاکھوں نے سنتے سنتے ہم تک پہنچایا۔ پس اس میں غلطی کا امکان نہیں۔ اسی طرح وضو کا طریق ہے۔ جو ہزاروں لاکھوں کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ بلکہ قرآن کریم سے بھی زیادہ کثرت سے پہنچا ہے۔ کیونکہ حافظ تو تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور وضو کرنے والا ہر مسلمان۔ پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ان لوگوں کا طریق وضو یا حدیث کا مذکورہ طریق قرآن کریم کے خلاف ہو۔ حالانکہ جس ذریعہ سے ہم تک قرآن کریم پہنچا ہے۔ اسی طریق سے بلکہ اس سے بھی زیادہ تواتر سے ہم تک وضو پہنچا ہے۔

اصل وجہ یہ ہے۔ کہ یہ غلطی عربی زبان کے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ عربی میں مسح کے دونوں معنے ہوتے ہیں۔ دھونے کے بھی اور مسح کرنے کے بھی اور جو معنے مناسب ہونگے۔ وہی چسپاں ہوں گے۔ قرآن کریم میں جو پاؤں کے مسح کے متعلق ذکر آیا ہے۔ اس کے معنے دھونے کے لئے جائیں گے۔ کیونکہ تواتر سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ سائل نے مسئلہ کو سمجھنے کی خاطر کئی بار سوالات کئے جن کے جواب حضور نے نہایت بشاشت اور خندہ پیشانی سے دیئے۔ حتیٰ کہ سائل کی تسلی ہو گئی۔

تھوڑی دیر حضور السید منیر الحصنی سے عربی میں گفتگو فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضور نے سائل کے تیسرے سوال کا جواب دیا۔ کہ آیت ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ کا کیا مفہوم ہے۔ فرمایا۔ اگر اس آیت کا یہ ترجمہ کیا جائے کہ کوئی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے۔ یعنی یقیناً ایمان لائیگا۔ تو ہمیں ماننا پڑیگا۔ کہ ہر یہودی و عیسائی ایمان کی حالت میں مرتا ہے۔ کیونکہ "ان من" حصر کے لئے آتا ہے۔ جس سے کوئی فرد بھی باہر نہیں رہ سکتا۔ اگر یہ درست ہے۔ پھر تو سارے یہود و نصاریٰ جنتی ہوئے۔ ان کے مومن ہونے میں کوئی شک ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کا مطلب ہوا کہ مسلمان تو دوزخی ہونے کی حالت میں مر سکتا ہے۔ مگر کوئی یہودی و عیسائی دوزخی اور بے ایمان نہیں مر سکتا۔ دراصل اسمیں غلطی کی وجہ یہ ہے۔ کہ بہ کی ضمیر کا مرجع صحیح نہیں سمجھا گیا۔ بہ کی ضمیر پہلی آیت کی طرف جاتی ہے۔ یعنی انا قتلناہ کی طرف اور اس صورت میں معنے یہ ہوں گے۔ کہ کوئی اہل کتاب نہیں۔ مگر جو ایمان لاتا رہیگا اپنی موت سے پہلے اس بات پر کہ مسیح صلیب پر مرگیا تھا۔ اور پھر اپنی موت تک وہ اسی عقیدہ پر قائم رہیگا لیکن جب موت آ جائیگی۔ تو پھر اس پر حقیقت آشکارا ہو جائیگی۔ کہ مسیح صلیب پر نہ مرا تھا۔ بلکہ یہ مشتبہ امر تھا۔ واقعہ بھی یہی ہے۔ کہ اس وقت تین قومیں موجود تھیں۔ یہودی عیسائی اور رومی۔ اور تینوں اس بات پر متفق تھیں کہ مسیح صلیب پر مرگیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس آیت میں اس طرف*

*اشارہ کرتا ہے۔ کہ ایک وقت آئیگا۔ جب یہ ثابت ہو جائیگی۔ کہ مسیح صلیب پر مرا نہ تھا۔ بلکہ یہ امر مشتبہ ہو گیا تھا۔ اس کے بعد سائل نے مزید سوالات دریافت کرنے چاہے۔ مگر حضور نے فرمایا نماز کو دیر ہو گئی ہے۔ آپ

درس حدیث

از مولوی ابو العطاء صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحیح البخاری کی ترتیب میں حضرت امام بخاری رح کا قاعدہ

ایمان کے درجات

صحیح البخاری کی ترتیب میں حضرت امام بخاری کا قاعدہ ہے۔ کہ آپ ایک عنوان کے تحت میں چند احادیث لاکر ایک باب باندھتے ہیں۔ اور ایک مضمون کے متعلقات سے کر چند ابواب کی ایک کتاب مرتب کرتے ہیں۔ آج کے سبق سے کتاب الایمان شروع ہوتی ہے۔

قبل اس کے کہ حضرت امام بخاری رح نفس مضمون کے متعلقات کی احادیث کو درج کریں۔ آپ نے ایمان کے متعلق اپنے معاصرین کے نقطۂ نگاہ کے بارے میں بحث کی ہے۔ سلف صالحین کے اس بارہ میں دو مذہب ہیں۔ ایک فریق کا خیال ہے۔ کہ ایمان قلبی تصدیق اور وجدان کا نام ہے۔ انسان کے عمل صالح ایمان کے اجزاء نہیں ہیں۔ لیکن حضرت امام بخاریؒ کا مذہب ہے۔ کہ الایمان قول عمل ھو یزید و ینقص۔ ایمان قول و عمل کا نام ہے۔ اور وہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ اور آپ نے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے آیات قرآنیہ۔ احادیث اور اقوال صحابہ و بزرگ سلف صالحین کو پیش فرمایا۔ اور ان سے استنباط کیا ہے۔ کہ ایمان اعمال صالحہ سے تازہ ہوتا اور ترقی کرتا ہے۔ اور بغیر اعمال صالحہ وہ رو بہ تنزل ہوتا ہے۔ وہ آیات قرآنیہ یہ ہیں (۱) لیزدادوا ایمانًا مع ایمانہم (۲) زدناھم ھدًی (۳) یزید اللہ الذین اھتدوا ھدًی (۴) والذین اھتدوا زادھم ھدًی و اٰتٰھم تقوٰھم۔ (۵) و یزداد الذین اٰمنوا ایمانًا (۶) ایکم زادتہ ھذہٖ ایمانا فاما الذین اٰمنوا فزادتھم ایمانا (۷) فاخشوھم فزادھم ایمانا (۸) وما زادھم الا ایمانًا و تسلیما۔ ان تمام آیات قرآنیہ سے حضرت امام بخاریؒ کا یہ استدلال ہے۔ کہ خداوند کریم نے مومنوں کے متعلق فرمایا۔ کہ ان کو کئی ایسے مواقع پیش آئے۔ جبکہ ان کی جانیں خطرہ میں پڑ گئیں۔ منافق ان سے استہزاءً کہا کرتے تھے۔ کہ قرآن شریف کس کو ایمان میں زیادہ کرتا ہے۔ اور وہ اعمال صالحہ سے ہدایت اور تقویٰ میں بہت زیادہ ترقی کر گئے۔

ان تمام آیات سے بالوضاحت ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایمان اعمال کی وجہ سے ترقی کرتا ہے۔ اور وہ منافق اور کمزور ایمان والے جنہوں نے اعمال صالح کرنے والوں سے ٹھٹھا اور وعدہ خلافی کی۔ ان کے ایمان اکارت اور ضائع ہو گئے۔

(۲) اس کے بعد حضرت امام بخاری رح ایک حدیث الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان۔ یعنی محبت نیک سلوک اور دشمنی کا صرف خدا کے لئے ہونا ایمان میں سے ہے بیان کرتے ہیں۔ اس سے یہ استدلال مستنبط ہوتا ہے۔ کہ جب محبت اور عداوت میں کمی اور زیادتی ہو سکتی ہے۔ تو اس سے ایمان میں بھی ترقی اور تنزل ثابت ہوگا۔

(۳) پھر حضرت عمر بن عبد العزیز رضؓ (جن کا شمار خلفائے راشدین میں سے ہوتا ہے) کا ایک قول جو انہوں نے اپنے گورنر عدی بن عدی کو تحریر کیا تھا۔ پیش فرمایا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضؓ تحریر فرماتے ہیں۔ ان للایمان فرائض و شرائع و حدودًا۔ و سننا فمن استکملھا استکمل الایمان ومن لم یستکمل لم یستکمل الایمان۔ یعنی ایمان صرف قول نہیں بلکہ یہ مشتمل ہے فرائض شرائع۔ حدود اور سنن پر۔ فرائض جیسے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ اور شرائع جیسے خدا کی وحدانیت۔ قیامت۔ دوزخ اور بہشت وغیرہ اور حدود سے مراد مناہی سے پرہیز مثلاً زنا۔ چوری۔ شراب خوری اور سود خوری وغیرہ اور سنن سے مراد سنت نبوی ہے۔ یعنی وہ اعمال جن پر حضور علیہ السلام عمل پیرا رہے۔ یہ تمام باتیں ایمان میں سے ہیں۔ اور کسی شخص کا ایمان تبھی درجہ کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ جبکہ وہ ان تمام امور کی پیروی کرے اور وہ شخص جو ان امور سے لاپرواہ ہوگا۔ تو اس کا ایمان بھی کامل نہ ہوگا۔

(۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول لیطمئن قلبی سے مراد یہ ہے۔ کہ اے خدا تو مجھے کیفیت احیاء موتیٰ سے آگاہ کر۔ تا میں اپنے ایمان میں ترقی کروں۔ ورنہ ویسے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پتہ تھا کہ خداوند کریم مردے زندہ کر سکتا ہے۔ لیکن ان کی مراد اپنے ایمان کو بڑھانا اور ترقی دینا تھی۔

(۵) حضرت امام بخاری رح ایک جلیل القدر صحابی کے قول کو لائے ہیں۔ جبکہ انہوں نے ایک دوسرے صحابی کو کہا۔ اجلس بنا نؤمن ساعۃً۔ آیئے ایک گھڑی ہمارے پاس تشریف رکھئے تاہم ایمان لائیں۔ اس جگہ ایمان لانے سے مراد ایمانیات کے متعلق تذکرہ کرکے ایمان کو تازہ کرنا مقصود ہے۔ اس قول سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اس تعامل کا بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانہ کے ایمان افروز واقعات کو بیان کرنے اور ان سے حلاوت ایمان حاصل کرنے کی عادت تھی۔

(۶) حضرت ابن عباس رضؓ کا قول الیقین الایمان کلہ کو لائے ہیں۔ دوسری جگہ قرآن شریف میں یقین کے تین درجات بیان کئے گئے ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین اور حق الیقین۔ اس سے یہ استدلال ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب یقین کے درجات ہیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ ایمان کی بھی ایک سی حالت نہیں رہتی۔ بلکہ وہ بھی اپنے درجات میں ترقی کرتا ہے۔

(۷) حضرت عمرؓ کے قول لا یبلغ العبد حقیقۃ التقوٰی حتّٰی یدع ما حاک فی الصدر۔ یعنی بندہ حقیقت تقویٰ سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ شریعت کے متعلقہ امور میں کسی شبہ کو جگہ نہ دے۔ اور اسے فوراً ترک کر دے۔ جس کام کے کرنے میں اسے شبہ ہو۔ اور تقویٰ عین ایمان ہے۔ تو وہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ ایک شخص تمام شبہ اور شک والی باتوں سے اپنے سینہ کو پاک و صاف رکھے۔ اس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایمان کو پانے کے لئے چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی جو دل میں شبہ پیدا کرے۔ اس کو ترک کر دینا چاہیئے۔

حضرت امام بخاری رحؒ نے ایسے دلائل سے ثابت فرمایا ہے۔ کہ ایمان اپنے درجات میں گھٹتا بڑھتا ہے۔ اور ان کا یہ مذہب کہ الایمان قولٌ و فعلٌ و ھو یزید و ینقص۔ اسلام کے پانچ بنیادی احکام سے بھی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ جو یہ ہیں۔ شہادت کلمہ توحید۔ اقامت صلوٰۃ ایتاء زکوٰۃ۔ صوم رمضان اور حج۔ ان پانچ امور میں سے قول کا تعلق صرف کلمہ شہادت تک ہے۔ لیکن باقی چار احکام عمل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ ان کو تمام شرائط سے عمل میں لایا جاوے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایمان صرف قول اور تصدیق قلبی اور وجدان کا نام نہیں۔ اور یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک شخص مسلمان بھی ہو۔ اور نماز نہ پڑھے مسلمان ہو اور روزہ نہ رکھے۔ صاحب نصاب مسلمان ہو تو زکوٰۃ نہ دے۔ مستطیع ہو اور حج نہ کرے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض معاصرین اپنے مذہب کی تائید میں کہتے ہیں کہ ایمان کی مثال ایک مکان کی سی ہے۔ خواہ اس پر سفیدی وغیرہ کرکے اس کو سجایا جائے۔ یا نہ سجایا جاوے۔ وہ ہر حالت میں اپنے اندر مکانیت کی تمام شرائط رکھتا ہے۔ چنانچہ ایسے ہی استدلال کی بناء پر وہ کہتے ہیں کہ ایمان کے لئے عمل کی شرط نہیں۔ بلکہ تصدیق قلبی اور وجدان کا نام ہی ایمان ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں جمہور مسلمان بھی اسی غلط مسلک پر گامزن ہیں۔ اور اعمال صالحہ سے دور جا پڑے ہیں۔ لیکن ان کا یہ خیال غلط ہے۔ کیونکہ اول تو مکان ایک دیوار سے نہیں بنتا۔ دوسرے اگر مکان کی مرمت نہ کی جاوے۔ تو وہ آخر یکدم گر جائے گا۔ یا اگر پھولوں کے درخت کو پانی سے نہ سینچا جاوے۔ تو وہ بھی سوکھ کر ضائع ہو جائیگا۔ پس حقیقتاً یہی مذہب صحیح ہے۔ کہ ایمان کو اعمال صالحہ کا پاکیزہ پانی ملتا رہے۔ تو وہ بڑھتا اور پھولتا ہے۔ اور اگر اس پر اعمال صالحہ کی بجائے اعمال مکروہ کی باد خزاں چلے گی۔ تو وہ آخرکار سوکھ کر گر جائیگا۔ اللّٰھم صل علٰی محمد و بارک وسلم

خاکسار غلام

جماعتہائے احمدیہ تحصیل بٹالہ و گورداسپور کی خدمت میں ضروری گذارش

امسال جلسہ سالانہ کے لئے کسیر بہت کم میسر آئی اور وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اسلئے تحصیل بٹالہ و گورداسپور کی جماعتوں کی خدمت میں جیسا کہ پہلے بھی بذریعہ خطوط عرض کر چکا ہوں۔ بذریعہ اعلان ہذا دوبارہ یاددہانی کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ تھوڑی۔ کسیر پرالی میں سے جو بھی کسی جماعت کو میسر آسکے۔ وہ مہربانی کرکے فوراً قادیان بھجوانے کا بندوبست کریں۔

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ)

وقفِ زندگی ــــــ اور ــــــ اس کی عظیم الشان اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج دنیا ایک عظیم الشان تگ و دو میں مصروف ہے۔ مغربی تہذیب و تمدن اپنے ہمہ گیر اقتدار سے اسلامیانِ ہند کے دماغوں پر اپنا مدہوش کن اثر جمائے چلا جا رہا ہے۔ کثرتِ ایجادات نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا رکھا ہے۔ سو دنیا کے فرزند مذہب سے بے نیاز۔ دنیوی خیرہ کن سامانوں اور نظر افروز جھلکیوں کی طرف کشاں کشاں کھنچے چلے جا رہے ہیں۔ ان میں کوئی بھی تو ایسا نہیں جو قرآن کریم جیسے فقید المثال روحانی سرمایہ کو۔ جو جان خانہ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل خدا عزوجل نے رسول عربی (فداہ امی و ابی) کے مبارک وجود کے ذریعہ ہم تک پہنچایا۔ دنیا آج اس کے انقلاب آفرین روحانی ارشادات کو بھول چکی۔ اس کی موسیقیہ والی تعلیمات کو پس پشت ڈال چکی۔ اس کے لائحہ عمل سے منہ موڑ چکی۔ انہیں یہ سوچنے کی بھی فرصت نہیں کہ اسلام کیا چیز ہے۔ اور ہم جس مذہب کے نام لیوا ہیں وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ وہ کونسی ذمہ داریاں ہیں جو ہم پر عائد ہوتی ہیں اور کس قسم کی قربانیوں کی اسلام کو ضرورت ہے؟ میں سوچتا ہوں کہ مسلمانوں کے اس جمود کو دیکھ کر ہر متفکر کے سینے کی سلگتی ہوئی چنگاریاں تموّج و اضطراب سے لبریز ہو جاتی ہوں گی؟ وہ اس مردنی کو دیکھ انگشت بدنداں نہ ہو جاتا ہوگا؟

لیکن سچ تو یہ ہے کہ وہ بیچارا بھی کیا کر سکتا ہے جس نے نور نبوت سے کچھ حاصل ہی نہیں کیا۔ جن کی کوئی جمعیت ہی نہیں۔ جن کا کوئی مرکزی ادارہ نہیں۔ جن کا کوئی واجب الاطاعت امام ہی نہیں۔

ہاں آج صفحۂ ہستی پر صرف ایک جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو خدا نے اپنے فضل سے نوازا۔ اور اپنے انوار کا مہبط قرار دیا۔ جو نصف صدی سے اسلام کی حیرت انگیز خدمات انجام دے رہی ہے۔ جس نے ایک مختصری جماعت ہو کر ہر قسم کے دنیوی ساز و سامان سے بے نیاز رہ کر تمام دنیا کی دولت، علوم اور طاقتوں کے باوجود اسلامی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا کہ دنیا کی آنکھیں حیرت و استعجاب سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اور کسی کو اتنی بھی سکت نہ رہی کہ وہ اس چھوٹی سی روحانی جماعت کے دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ کے مقابل آ سکے جو سر دھڑ کی بازی لگا کر اس میدان میں رہا اس نے رب جلیل کے بطل حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وہ منہ کی کھائی کہ رہتی دنیا تک ایک عبرت ناک نشان بن کر رہ گیا۔

اس وقت تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ مذہبیات سے دلچسپی رکھنے والے ان حقائق سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ہمیں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اب جبکہ نصف صدی سے زیادہ عرصہ گذر چکا۔ جماعت احمدیہ مخالفوں کے مہیب طوفان بے بیست و نابود کر دینے کی تمام تر طاغوتی کوششوں کے باوجود بر طبق آیت انا لننصر رسلنا والذین آمنوا (المؤمن) شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ اور اس کی موجودہ رفتار خدا کے فضل سے ان کے فاتحہ کامرانیوں کی بہترین آئینہ دار ہے۔

اور جو آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم القدر جانشین اولوالعزم امام حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغ اسلام کے اہم فریضہ میں مصروف ہے۔ حضور کے صبح و شام ہی اس فکر میں بسر ہو رہے ہیں کہ خدا نے جو ہمارے سپرد یہ اہم کام کیا ہے ہم اس سے کیونکر عہدہ برآ ہو کر روحانیت کے بلند ترین معیار پر پہنچ سکتے ہیں اور کس طرح خدا کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا۔ اعزاز حاصل کر سکتے ہیں۔

آج حضور کو احمدی جماعت کے جانثار نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ہاں آن سرفروشوں کی ضرورت ہے جو تن من دھن لگا کر اس عظیم الشان سعادت حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار نکل کھڑے ہوں۔ اور اپنے قول و فعل سے اس عاشقانہ جذبہ کو تکمیل تک پہنچا دیں۔ روحانی جماعتوں کا سر دور اپنی اہمیتوں کے مدنظر نوجوانوں پر بعض ذمہ واریاں ڈال دیتا ہے۔ جن کو باحسن طریق بجا لانا قوم و ملک اور خود ان کی ذات کے لئے باعث صد افتخار ہوتا ہے۔ اور آئندہ نسلیں بھی ان پر ناز کرتی ہیں۔ آج اسلام پر ایک نازک وقت ہے دشمن اپنے تمام ساز و سامان سے آراستہ ہو کر اسلام اور احمدیت کی تخریب کے درپے ہے۔ ہمارا پیارا امام۔ ہاں وہ امام جس کو خدا کی رحمت و غیوری نے کلمہ تمجید سے بھیجا۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہے جو مسیحی نفس ہے۔ جو حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر ہے۔ اور جس کے متعلق خود خدا نے آسمان سے فرمایا کہ "کان اللہ نزل من السماء" ہمیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ احمدی فوج کے سپاہی بن جاؤ۔ اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بار بار جماعت پر اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ اسلام کے لئے وقف صد ہزار برکات و افضال کا موجب ہے۔ چنانچہ حضور کس موہ لینے والے دلنشین انداز میں فرماتے ہیں۔

"غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی۔ اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔" (ملفوظات)

پھر فرمایا "مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے۔ اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جبکہ اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جائے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے کیا لطفی وقف کا نسخہ ہزاروں برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا۔ کیا صحابہ کرام اس وقف کی وجہ سے حیاتِ طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے پھر کیا اب کون سی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جائے۔" (ملفوظات)

"بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں۔ ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور کا ان کو مل جاوے۔ تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ میدان میں آ دیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا ذاتی تجربہ اور وصیت

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کر پھر زندہ ہوں۔ تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں۔ اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا۔ تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی حیات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے۔ تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت، میری قربانیاں اور میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم کی طرح اس کی روح بول اٹھے اسلمت لرب العالمین۔"

"جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو خدا کے لئے پسند کرتے۔ اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ... ۱۱)

پھر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ہر خطبہ اس سوز اس درد اور اس روحانی تڑپ سے لبریز ہوتا ہے کہ جیسے میدان کارزار میں ایک جرنیل اپنی فوج کو پکار رہا ہوتا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"یاد رکھو اگر تم خدا تعالیٰ کے سامنے منہ دکھانے کے قابل بن جانا چاہتے ہو اگر تم نہیں چاہتے کہ قیامت کے دن تمہارے چہروں پر کولتار مل جائے اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں قیامت کے دن تمام اگلی اور پچھلی نسلوں میں شرمندہ اور ذلیل ہونا پڑے تو تمہیں اپنی ذمہ داریوں کو جلد سے جلد سمجھنا چاہیئے اور دین کی حفاظت کے لئے اپنی نسلوں کو پیش کرنا چاہیئے

(الفضل ۳۰ اپریل ۴۶ء جلد ۳۴ نمبر ۱۰۱)

پھر ایک اور خطبہ میں فرمایا

"تم ہوشیار ہو جاؤ اور اب وقت ہے کہ تم دنیاداری کی روح کو بالکل کچل دو ورنہ تمہارا وہ دعویٰ جو بیعت کے وقت تم اپنے امام کے ہاتھ پر کرتے ہو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے وہ ایک جھوٹ ہے وہ ایک لاف ہے وہ ایک بے دینی کا کلمہ ہے وہ تمہاری بے ایمانی پر دلالت کرتا ہے (الفضل جلد ۳۴ ص۱۰)

پس ان ارشادات کی روشنی میں ہمارا فرض ہے کہ ہم لبیک یا امیر المومنین کہتے ہوئے حضور کی خدمت میں اپنے حقیر وجودوں کو پیش کر دیں کیونکہ یہ مبارک دن کبھی کبھی آیا کرتے ہیں اور ان سعادتوں کے حصول کے مبارک ایام خوش قسمتوں کو نصیب ہوتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری کوتاہیاں آڑے آکر ہمیں اس نعمت سے محروم کر دیں اب اس کے حصول کی بہترین صورت یہی ہے کہ ہم اس بگارادی کی سچی عبودیت اختیار کرتے ہوئے پورے سوز و گداز و عجز و نیاز سے اپنی جبینوں کو اس کی بارگاہ میں جھکا دیں تا ہمارا خدا ہماری کسل و ماندگی کی جانگداز کیفیات کو دور فرماتے ہوئے ہمیں اپنے فضل سے نوازے اور شرح صدر سے وقف کی توفیق عطا فرمائے اور ان قربانیوں کی بھی جن کی اسلام کو آج ضرورت ہے۔ والسلام

ملک نذیر احمد ریاض واقف زندگی

نئی زمین اور نیا آسمان

یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھیگا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگیگا" (مسیح موعود علیہ السلام)

اس وقت تحریک جدید کے ماتحت یورپین ممالک میں سے انگلستان ۔ فرانس ۔ اٹلی ۔ ہسپانیہ اور سوئٹزرلینڈ میں مجاہدین آسمانی پیغام پہنچا رہے ہیں اور امریکہ میں بھی بہت سے مقامات پر تبلیغ ہو رہی ہے۔ اصل دارالتبلیغ شکاگو میں ہے۔ یہاں احمدیہ مسجد بھی ہے اور وہاں سے سہ ماہی رسالہ بھی نکلتا ہے

آٹھ امریکن کا قبول اسلام

شکاگو کی ایک تازہ رپورٹ بتاتی ہے کہ گذشتہ رمضان المبارک سے شکاگو کی جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اور رپورٹ لکھنے کے وقت تک آٹھ کس داخل سلسلہ ہو چکے ہیں ایک اجلاس میں ممبران جماعت نے اقرار کیا ہے کہ وہ ہر روز کم از کم ایک غیر مسلم کو مسجد آنے کی دعوت دیا کریں گے اللہ تعالیٰ کثرت سے لوگوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشے آمین

اٹلی مشن

سسلی میں ایک نیا احمدی

فلورنس (اٹلی) سے ملک محمد شریف صاحب اپنی تازہ رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے فلورنس شہر اور اس کے گرد و نواح کے قریباً بارہ معزز خاندانوں تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ اٹالین زبان میں دو نئے ٹریکٹ ایک ایک ہزار کی تعداد میں چھپوائے گئے جو سسلی بھی بھیجے جائیں گے۔ ایک انگریز کیپٹن ۔ ایک یہودی اور ایک اٹالین کیتھولک کے ہمراہ ان کی موٹر میں سفر کرتے ہوئے ملک صاحب نے صوبہ فلورنس کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ اسپیولی شہر میں ایک پادری نے اپنے گھر پر مدعو کیا وہاں ایک درجن کے قریب عیسائیوں کو اسلام اور احمدیت کی خوبیاں بتائیں ۔ پھر وہاں سے اور تین شہروں میں گئے جہاں حاکم اعلیٰ اور

ان کے عملہ سے گفتگو ہوئی۔ ان کی اہلیہ نے بھی باوجود خانگی امور میں مصروفیت کے بہت سی خواتین کو پیغام حق پہنچایا۔

مسینہ شہر میں جہاں ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نہایت محنت سے فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں ایک جلسہ کیا گیا اور اس تقریب پر دوسرے مجاہد مولوی محمد عثمان صاحب بھی میلان سے مسینہ پہنچ گئے جلسہ اچھا کامیاب رہا۔ مجاہدین کی باتوں کی تاثیر سے ڈر کر لوکل پادریوں نے اپنے گرجا میں پبلک کو احمدی مبلغین کی باتیں سننے سے منع کر دیا ہے۔ مجاہدین نے انہیں مناظرہ کا چیلنج دیا ہے۔ ایک شخص نے احمدیت قبول کی جس کا اسلامی نام حمید احمد رکھا گیا اللہ تعالیٰ اسے استقامت عطا فرماوے ۔ آمین

زیورک سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ احمدیت

سوئٹزرلینڈ میں ہمارے تین مجاہد شیخ ناصر احمد صاحب اور چوہدری عبد اللطیف صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر جو تھوڑی مدت ہوئی وہاں پہنچے۔ لوگوں سے تعارف پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ باوجود اجنبیت اور بے سروسامانی کے پیغام حق پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک اشتہار جرمنی زبان میں چھپوایا ہے جس میں باشندگان سوئٹزرلینڈ سے خطاب کیا ہے۔ اور اپنا انٹروڈیوس کرانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مژدہ جانفزا دیا ہے اور حضور علیہ السلام کی بعثت کا مقصد حضور کے الفاظ میں پیش کیا ہے اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہ مبارک بھی دی ہے۔ ۸ دسمبر کو وہ یہ اشتہار تقسیم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے اور سعید روحوں کے دلوں میں حق کو قبول کرنے کے لئے آسمان سے القا کرے ۔ آمین ۔

خاکسار جلال الدین شمس

اپیل چندہ امداد مظلومین کے متعلق مرکزی جماعت قادیان کی کوشش

نظارت بیت المال نے امداد مظلومین اور مرکز سلسلہ کی مضبوطی کے اخراجات کے پورا کرنے کے لئے جو اپیل کی ہے۔ اسے اخبار الفضل میں شائع کرانے کے علاوہ مسجد اقصیٰ میں بھی جلسہ کر کے اس کی اہمیت کو واضح کیا گیا تھا اور خاص قادیان کے تقریباً سو سے زیادہ باحیثیت اور منتخب احباب کو الگ چٹھیوں کے ذریعہ اس تحریک میں خاص حصہ لینے کی پرزور تاکید کی گئی تھی ان میں سے اس وقت تک صرف ۲۱ - احباب نے جواب دئے ہیں ۔

محلہ جات میں گھر بہ گھر جا کر وعدے حاصل کرنے کے لئے محلہ کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری مال صاحبان کو الگ چٹھیوں کے ذریعہ توجہ دلائی گئی تھی اور ان کی امداد کے لئے ہر محلہ میں دفتر بیت المال کے کارکن ان کے ساتھ شامل کئے گئے تھے۔ تا کہ مختلف محلوں میں جس سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ اس کی اطلاع بروقت نظارت بیت المال کو ملتی رہے ۔ بعض محلوں نے اس تحریک کی اہمیت کو سمجھ کر نہایت قابل تعریف کام کیا ہے۔ چنانچہ محلہ دارالبرکات غربی کے وعدے اس وقت تک ۲۲۲۳ روپیہ کے آچکے ہیں۔ محلہ دارالفضل و دارالسعت سے وعدے اس وقت تک ۸۸۵ روپیہ کے آئے ہیں۔ لیکن وہاں بعض حالات کی وجہ سے کام میں روکاوٹ پیدا ہو گئی ۔ دیگر محلوں سے اس وقت تک بہت کم وعدے پہنچے ہیں جیسا کہ روزانہ محلہ وار رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے وہاں کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری مال صاحبان نے اس تحریک کو گھر بہ گھر پہنچانے کے لئے نظارت بیت المال کی ہدایات کے مطابق ابھی تک منظم طور پر سرگرم کوشش نہیں کی۔ ان سے پرزور استدعا کی جاتی ہے کہ وہ پوری کوشش کے ساتھ جلد وعدے بھجوائیں ۔ ناظر بیت المال

مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر نوٹ کریں

خواجہ غلام نبی صاحب گلکار امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بطور نمائندہ مرکز مقرر کیا گیا ہے تا کہ وہ مرکز کی نمائندگی میں مجالس کشمیر کا معائنہ کریں اور مرکزی پروگرام کی تعمیل میں انہیں ہدایات دیں۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر خواجہ صاحب کے ساتھ پورا تعاون کر کے اپنے اندر

جناب بابو لال سرجن صاحب المورہ یو۔ پی

کی بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔ کچھ دن پیشتر میں نے اور میری ہمشیرہ نے آپ کی بواسیری گولیاں استعمال کیں۔ بہت فائدہ ہوا خونی بواسیر کے لئے آپ کی گولیاں اکسیر ہیں۔ بواسیری ایکماہ کا کورس آٹھ روپے

نوٹ:۔ تفسیر کبیر (تیسویں پارہ کا جزو اول) مقابلتہً رعایتی قیمت پر ملے گی۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

جناب ڈپٹی جنرل منیجر صاحب او۔ ٹی ریلوے

گورکھپور سے لکھتے ہیں کہ آپ کی سونے کی گولیاں موصول ہوئیں مجھے دفتری کام سے بہت تھکن اور کمزوری محسوس ہونے لگی تھی آپ کی سونے کی گولیوں کے استعمال سے اب کام کرتے ہوئے نہ تھکن محسوس ہوتی ہے نہ کمزوری بہت مفید طلسمی اثر گولیاں ہیں۔ سونے کی گولیاں رجسٹرڈ دو ہفتہ کا کورس ساڑھے سات روپے ایکماہ کا کورس چودہ روپے

نوٹ:۔ تفسیر کبیر (تیسویں پارہ کا جزو اول) مقابلتہً رعایتی قیمت پر ملے گی۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

پنجاب اسمبلی مسلم لیگ پارٹی

کے رکن چوہدری نصر اللہ خانصاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ تحریر فرماتے ہیں آپکا سرمہ جواہر والا اور ٹھنڈا سرمہ دونوں استعمال کر رہا ہوں یہ سرمے بلا مبالغہ بالکل بیضرر اور بیحد مفید ہیں جس طرح آنکھیں خدا کی خاص نعمت ہیں اسی طرح یہ سرمے آنکھوں کے لئے خاص نعمت ہیں اس نادر ایجاد کیلئے آپ یقیناً مستحق مبارکباد ہیں۔
خاکسار نصر اللہ خاں ایم اے

سرمہ جواہر والا۔ ٹھنڈا سرمہ
۵ روپے شیشی — دو روپے شیشی

نوٹ: تفسیر کبیر تیسویں پارہ کا جزو اول مقابلتہً رعایتی قیمت پر ملیگی۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

حمیدیہ فارمیسی قادیان

خدا کے رحم اور فضل کے ساتھ اس دواخانہ میں گورنمنٹ سند یافتہ کے ذریعہ ہر مرض کے علاج کیلئے سالہا سال کے مجرب اور یقینی کامیاب نسخے تیار کئے جاتے ہیں۔ مقامی طور پر نادار مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ بیرونی غربا مشورہ و نسخہ جوابی کارڈ پر مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ وہمی اور شکی طبیعت احباب نمونہ دوائی معمولی قیمت پر حاصل کر سکتے ہیں۔ جواب کیلئے ٹکٹ اور اپنی حالت مفصل لکھیں۔

سرمہ اکسیر بصر ۲/۸/ تولہ کمزوری نظر موتیا ابتدائی عینک چھڑانے اور عام امراض چشم کیلئے
اکسیر دنداں ۱/۴/ فی شیشی۔ مسوڑھے پھوٹنے خون و پیپ نکلنے اور دانت ہلنے کے لئے اکسیر ہے
روپ سنوار ۱/۴/ شیشی رنگ گورا کرنے کیل اور بدنما داغ نیز داد چنبل کا بہترین علاج ہے
۴۰ عدد حب تسکین ۲/۸/ فی شیشی جوانی میں گرمی کی وجہ سے طاقت کے اخراج کا یقینی علاج ہے
۴۰ عدد حب سیلان ۲/۸/ فی شیشی عورتوں میں متواتر رطوبت کے اخراج کیلئے اکسیر ہیں۔
۴۰ عدد اکسیری گولیاں ۲/۴/ فی شیشی مردانہ طاقت و خون پیدا کرتی اور جسم فربہ کرتی ہے
۴۰ عدد نسوانی گولیاں ۲/۴/ فی شیشی ماہواری کی خرابی کمی زیادتی درد تھکان کمر درد اور کمی خون کیلئے
پائیلز کیور مکمل ۵/- بواسیر خونی و بادی کیلئے خوردنی اور مرہم
کیموقونین فی سیکڑہ ۳/- ملیریا نمونہ نزلہ زکام کھانسی کے لئے اکسیر ہیں۔
فروٹ سیلیو پاوڈر ۲/۴/ تلی جگر کا بڑھنا کمی خون دائمی قبض کیلئے اکسیر ہے۔

ان کے علاوہ خارش و چنبل۔ ناسور۔ مراق۔ بہرہ پن۔ اٹھرا اور دمہ وغیرہ کے لئے بہترین مرکبات حاصل کریں۔

دی منیجر
حمیدیہ فارمیسی قادیان

اپنی ملکی صنعت کو فروغ دیجئے اور اپنی زندگی کے معیار کو بلند کیجئے

ہمارے کارخانہ میں اصلی سنگ سے ہر رنگ اور ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور مضبوط بٹن تیار ہوتے ہیں۔ تاجر صاحبان براہ راست ہم سے مال منگوا کر اپنا روپیہ بچائیں۔ موسم شروع ہے بٹنگ کی زیادتی کے پیش نظر اپنا آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔ موجودہ نرخ حسب ذیل ہیں۔ مال کے متعلق ہر قسم کی گارنٹی دی جاتی ہے

نرخ بٹن:
کوٹ بٹن ڈیزائن B ۲/۳/- روپے فی گرس
کوٹ بٹن سادہ A ۳/- فی گرس — درجہ دوم ۲/۴/- ”
ڈیزائن C ۲/۲/- ”
چسٹر بٹن ۸/- ”

تھوک مال منگوانے والے کو مزید رعایت دی جائیگی
منیجر دی ایگل مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان

SPECIALIST IN KNIVES CUTLERY

ہاگورا کے بہترین جیبی چاقو

چاقو

وزیرآباد کی انڈسٹری کا نچوڑ اصلی اور اعلےٰ اسٹیل سے بہترین کاریگروں کے بنائے ہوئے ہر چاقو کی گارنٹی! اسٹیل خراب نکلنے پر استعمال شدہ واپس

ایجنٹ افضل برادرس قادیان
قادیان دارالامان کے سب دوکانداروں سے خریدیں۔

قیمت فی چاقو پیتل دستہ ایکروپیہ نفیس لکڑی دستہ ایکروپیہ دو آنے۔ اکٹھے چھ چاقو منگانے پر خرچہ ڈاک ریل معاف

دوکانداروں کو تھوک نرخ اور مال فری ڈلیوری ساتھ
چاقو کے بورڈ فاؤنٹر اشتہار اور فری سیمپل

ہاگورا ورکس وزیرآباد۔ پنجاب

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر، بڑھی ہوئی تلی، پرانا بخار، پرانی کھانسی دائمی قبض، درد کمر، جسم پر خارش، دل کی دھڑکن، یرقان، کثرت پیشاب، پھوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:- عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر:- ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز

عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

فوری ضرورت

احمدیہ واشنگ فیکٹری قادیان میں کام کی زیادتی کی وجہ سے دو مزید ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو کہ ریشمی اور گرم کپڑے کی دھلائی، ڈرائی کلیننگ اور پریس (استری) کا کام بخوبی جانتے ہوں۔ اور ایک مددگار کارکن بھی درکار ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

(منیجر)

ضرورت رشتہ

تین نوجوان کنواری بی۔ اے پاس لڑکیوں کے لئے تین معزز باروزگار رشتے مطلوب ہیں۔ خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں:

بیگم میجر عطاء اللہ معرفت میجر عطاء اللہ آئی۔ ایم۔ ایس سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل پشاور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر تسہیل ولادت

پیدائش کی مشکل گھڑیوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت آسان کر دینے والی دوا ہے۔ نیز بعد کے درد وں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ قیمت اندرون ہند معہ محصولڈاک تین روپے بارہ آنے۔

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

جناب ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان

تحریر فرماتے ہیں کہ میرے لڑکے کی آنکھوں کو بوجہ ککروں کے سخت تکالیف تھی سرمہ جات لگا۔ تو واپس آجاتا کہ آنکھیں درد کرتی ہیں۔ ایک دوست ڈاکٹر نے اسے عینک تجویز کر دی۔ اس سے بھی فائدہ نہ ہوا ایک دوسرے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بچہ ہے کلکتہ بلانے پڑیں گے۔ اس ارادہ کی تکمیل کا ہی تھا۔ کہ آپ کا اشتہار نظر پڑا خیال ہوا کہ پہلے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے دیکھ لوں۔ چنانچہ ایک شیشی آپ سے منگوائی گئی۔ اس کے چند روز کے استعمال سے تمام عوارض جاتے رہے۔ اور وہ بغیر عینک کے باقاعدہ پڑھتا ہے۔ اب بفضل خدا اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں اور میں اس کے لئے آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

تبلیغ کی ایک آسان راہ

جو دوست خواہ احمدی ہوں یا غیر احمدی کسی نہ کسی سبب سے خود تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اور اسلام کی یہ اہم فرض ادا کرنا چاہتے ہوں وہ ہم کو ان لوگوں کے پتے روانہ فرمائیں جن کو وہ تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ اور پتے کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ روانہ کریں ہم ان کو براہ راست اردو و انگریزی تبلیغی ٹریکٹ روانہ کریں گے۔ اگر وہ پتے روانہ نہیں کر سکتے تو جس قدر رقم تبلیغ کے لئے خرچ کرنا چاہتے ہوں خواہ ایک ہی روپیہ ہو ہم کو روانہ فرمائیں ہم اس کے عوض اپنے بیرونی مشنوں کو رعایتی قیمت سے مناسب لٹریچر روانہ کریں گے جن کی وہاں اشد ضرورت ہے۔ اور جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے ان کے نام اور ان کی رقم کی فہرست حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں برائے دعا پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

MAC

"MAC"

IS THE TRADE MARK FOR PRODUCTS OF

QUALITY AND ESTEEMED SERVICE

One of so many Enterprises is

MAC IMMERSION HEATER

MACWORKS • QADIAN

بانجھ پن کا علاج

فم رحم بند ہو۔ رحم میں سردی ہو یا گرمی یا سوء مزاج خشک رحم کا۔ یا گرنا خلط بلغمی یا صفراوی یا سوداوی کا۔ یا بوجہ فربہی کے رحم میں چربی زیادہ ہو یا نہایت لاغر عورت ہو یا ریح غلیظ کا رحم میں پیدا ہونا مانع ہو استقرار کو۔ غرض بفضل خدا ہماری دوائی سے مکمل طور پر آرام ہو جاتا ہے۔ اور گوہر مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس چالیس دن گیارہ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

حکیم حاذق سید مہر علیشاہ

مالک دواخانہ فاروقی قادیان

بنارسی پٹیاں۔ ساڑھیاں ریشمی کپڑے خریدنے کیلئے عطا اللہ ہاؤس کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر تشریف لائیں

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید وفروخت کے متعلق مجھ سے خط وکتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ آج سردار پٹیل کی کوٹھی پر کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جو تین گھنٹے سے زیادہ وقت تک جاری رہا۔ اجلاس میں دستور ساز اسمبلی کے ان ممبروں کے لئے کچھ قواعد وضع کئے گئے جو کانگرس ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں۔ کل صبح آٹھ بجے پھر اجلاس ہوگا۔ جس میں لنڈن کے آئینی مذاکرات پر غور و خوض کیا جائے گا۔ امید ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو سنگھ بھی اس اجلاس میں شریک ہوں گے۔ اور لنڈن کے مذاکرات کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ دستور ساز اسمبلی کے آسامی نمائندوں کے ایک وفد نے آج آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس سے ملاقات کی۔ اور آسام کو بنگال کے گروپ میں رکھے جانے کی تجویز کی سخت مخالفت کی۔ صدر کانگرس نے وعدہ کیا کہ کانگرس اس ضمن میں ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ کل شام کو دستور ساز اسمبلی کے ممبروں کا ایک غیر رسمی اجلاس آچاریہ کرپلانی کی صدارت میں ہوگا جس میں اسمبلی کی ابتدائی کارروائی کے متعلق غور کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ کل دستور ساز اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ ابتدائی پروگرام کے بعد ۲۳ دسمبر کو اسمبلی مختلف گروپوں میں منقسم ہو جائے گی۔ توقع کی جاتی ہے کہ کانگرس کی طرف سے اسمبلی کے مقاصد کے متعلق ایک اسی قسم کی قرارداد پیش کی جائیگی۔ جس قسم کی کانگرس کے میرٹھ سیشن میں پاس کی گئی تھی۔

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ مسٹر جگ جیون رام لیبر ممبر حکومت ہند کی صدارت میں دستور ساز اسمبلی کے اچھوت ممبروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جو اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ توقع کی جاتی ہے کہ اگلے ہفتے مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ ہندوستانی لیڈروں سے آئینی مذاکرات کے سلسلے میں پارلیمنٹ میں ایک اہم بیان دیں گے مسٹر چرچل اور مسٹر بٹلر حزب مخالف کی طرف سے بحث میں حصہ لیں گے۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ کل رات برطانوی نمائندوں اور ہندوستانی لیڈروں کی گول میز کانفرنس کے بعد برطانوی حکومت کی طرف سے ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کی کامیابی ہندوستان میں تمام سیاسی عناصر کے تعاون و اشتراک کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ اور اگر دستور ساز اسمبلی نے ہندوستان کی کثیر آبادی کے نمائندوں کے عدم تعاون کی صورت میں کوئی آئین منظور کیا۔ تو برطانوی حکومت ہندوستان کے ان حصوں کا جو آئین ساز نسبتے کا کوئی خیال نہیں رکھتی جو اس آئین کو منظور کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

سرکاری اعلان میں گروپنگ کے بارے میں مسلم لیگ کا نقطہ نظر مان لیا گیا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ وزارتی مشن شروع سے ہی اس رائے کا پابند رہا ہے کہ عدم مفاہمت کی صورت میں سیکشنوں کے فیصلے سیکشنوں میں نمائندوں کی سادہ کثرت رائے سے طے پائیں گے۔ مسلم لیگ نے تو اس نظریہ کی تائید کی۔ لیکن کانگرس نے اس سلسلہ میں مختلف توضیح پیش کی ہے۔

کانگرس کا یہ دعوےٰ ہے کہ وزارتی بیان کا اصل مقصد اجتماعی طور پر یہ ہے کہ صوبوں کو نہ صرف گروپنگ بلکہ اپنے اپنے آئین کے بارے میں بھی خود ہی تمام فیصلے کرنے کا کامل اختیار حاصل ہے۔

برطانوی حکومت نے اس سلسلہ میں قانونی مشورہ بھی حاصل کیا۔ جس سے ۱۶ مئی کے بیان کے متعلق وزارتی مشن کی تعبیر کی پوری تصدیق و تائید ہوئی ہے۔ لہٰذا وزارتی بیان کا یہ حصہ اور اس کی مذکورہ بالا توضیح ۱۶ مئی کی سکیم کا لازمی حصہ تصور کی جانی چاہیئے۔ تاکہ ہندوستانی عوام ایک ایسا آئین مرتب کر سکیں۔ جسے برطانوی حکومت پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرنے پر آمادہ ہو سکے۔ لہٰذا دستور ساز اسمبلی کے تمام عناصر کو مذکورہ بالا توضیح قبول کرنا ہوگی۔

اگر وزارتی مشن کی طرف سے اس مزید توضیح کے باوجود دستور ساز اسمبلی کی یہ خواہش ہو کہ یہ مسئلہ فیڈرل کورٹ کے سپرد کر دیا جائے تو یہ معاملہ جلد از جلد فیڈرل کورٹ کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس صورت میں فیڈرل کورٹ کے فیصلے کا اعلان ہو جانے تک دستور ساز اسمبلی کے سیکشنوں کے اجلاس ملتوی کر دینا مناسب ہوگا۔

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ گول میز کانفرنس کے خاتمہ پر برطانوی حکومت نے جو سرکاری طور پر اعلان جاری کیا ہے۔ اس پر دہلی کے مسلم لیگی حلقے اظہار اطمینان کر رہے ہیں۔ لیکن کانگرسی حلقے مایوس ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ حکومت برطانیہ کے محکمہ خارجہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ فلسطین کے مسئلہ پر غور کرنے والی لنڈن کانفرنس کا آئندہ اجلاس جنوری تک ملتوی کر دیا گیا ہے مسبوء اجلاس اس لئے ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ مسٹر بیون اور ان کے دیگر رفقاء اتحادی اسمبلی کے اجلاس میں مصروف ہیں۔

قاہرہ ۷ دسمبر۔ وزیر اعظم مصر صدقی پاشا نے اپنے رفقاء کو مطلع کر دیا ہے کہ پچھلے چند دنوں سے ان کی صحت سخت گر گئی ہے۔ اور وہ عنقریب شاہ فاروق سے یہ درخواست کرنے والے ہیں۔ کہ وہ انہیں وزارت عظمیٰ کی ذمہ واریوں سے سبکدوش کرنے کی اجازت دیں۔

لکھنؤ ۷ دسمبر۔ حکومت یو۔پی نے فیصلہ کیا ہے کہ میرٹھ ڈسٹرکٹ اور گڑھ مکتیشور کے فسادات کے اسباب دریافت کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کر دی جائے۔ یہ کمیٹی اس وقت کام شروع کرے گی۔ جب حالات اعتدال پر آ جائیں گے۔

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ وزیر اعظم آسام مسٹر گوپی ناتھ باردولائی نے لنڈن کانفرنس کے متعلق برطانوی حکومت کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ گروپ بندی کے متعلق یہ تازہ تشریح تمام جمہوری اصولوں کا بطلان ہے۔ اس سے ایک صوبہ کو جو ۱۹۳۵ء کے ماتحت کچھ پوزیشن حاصل کر چکا ہے مجبور کر دیا گیا ہے کہ وہ کسی بڑے صوبہ یا صوبوں کے گروپ کے ہاتھ اپنی آزادی فروخت کر دے۔

ماسکو ۷ دسمبر۔ مارشل سٹالن گذشتہ چھ ہفتوں سے کریمیا کی صحت گاہ میں مقیم ہیں۔ نومبر میں انہیں اختلاج القلب کا دورہ پڑا۔ جس پر وہ کریمیا چلے گئے۔ اور اب وہاں آرام کر رہے ہیں۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ لنڈن سے روانہ ہونے سے پیشتر پنڈت نہرو نے اخباری نمائندوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ دستور ساز اسمبلی ایک آزاد ادارہ ہوگا۔ اس کے کام میں کسی قسم کی بیرونی مداخلت ہرگز برداشت نہ کی جائے گی۔ اگرچہ ہندوستان میں صورت حالات تکلیف دہ ہے لیکن اس کے متعلق اس قدر متوحش ہونے کی ضرورت نہیں۔

نیلور ۷ دسمبر۔ مقامی پولیس نے چھ سر بمہر پیٹیوں کی تلاشی لی۔ ان پیٹیوں سے ۶۳۸ لمبے چاقو برآمد ہوئے۔ جو مقامی سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی عدالت میں موجبہ احکام کے لئے پیش کئے گئے۔

سری رام پور ۶ دسمبر۔ حکومت بنگال نے گاندھی جی کی حفاظت کے لئے چار مسلح کانسٹیبل اور ایک سب انسپکٹر متعین کئے ہیں۔ جو آپ کے ہمراہ کلکتہ سے یہاں آئے ہیں۔

ڈھاکہ ۷ دسمبر۔ تاج گاؤں پولیس سٹیشن کے حلقہ میں تین دیہات کو ایک ہزار سے زائد اشخاص نے گھیر لیا۔ اس ہنگامہ کے نتیجہ میں ایک عورت ہلاک اور بہت سے لوگ مجروح ہوئے قریباً پچاس مکانات کو جلا کر راکھ کر دیا گیا۔

لکھنؤ ۷ دسمبر۔ ۷ جنوری سے ۹ جنوری ۱۹۴۷ء تک ہندوستان کی تمام لیجسلیٹو اسمبلیوں کے پریذیڈنٹوں کی ایک کانفرنس نئی دہلی میں منعقد ہوگی۔

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو سنگھ آج تیسرے پہر نئی دہلی پہنچ گئے۔ ہوائی میدان میں سردار پٹیل۔ پنڈت پنت وزیر اعظم یو۔پی دیوان چمن لال اور دیگر متعدد کانگرسی لیڈر آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

کراچی ۸ دسمبر۔ آج گیارہ بجے پنڈت نہرو اور سردار بلدیو سنگھ کراچی پہنچے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ میں نے سفر کے دوران میں برطانوی حکومت کی طرف سے جاری شدہ بیان کا مطالعہ کیا یہ ایک اہم بیان ہے اس پر پوری طرح غور کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اپنے رفقاء کے ساتھ مشورہ کرنے کے بغیر کوئی رائے زنی کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن یہ بات صاف ہے کہ دستور ساز اسمبلی ملک کا ایک خود مختار ادارہ ہوگا۔ جس میں بیرونی مداخلت قطعاً برداشت نہیں کی جائے گی۔ ہم نے اس اسمبلی میں ملک کے تمام عناصر کو شامل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بدقسمتی سے اگر کوئی گروہ شامل نہ ہوا تو اس کی وجہ سے کام کو روکا نہیں جا سکتا۔ آپ نے سفر لنڈن کا ذکر کرتے ہوئے کہا میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کا کچھ فائدہ ہوا ہے یا نہیں۔ میں تو صرف مسٹر اٹیلی کی ذاتی دعوت کی بناء پر لنڈن گیا تھا۔ ورنہ میرا وہاں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔